اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّ حِیْم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ

سِنِ طَباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net
E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ٢٤ ص٣٧٩) یعنی اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

Butt

ایک سَہْوْ کی نشاندھی

﴿اسی سلسلہ میں فرمایا﴾ فلسفہ میں تَوَغُّل (یعنی بہت زیادہ مشغولیت) کی وجہ سے قاضی بیضاوی نے ایک اور تاویل نکالی۔ انہوں نے لکھا "اَیْ سَیَـنْشَـقُّ"، یعنی قیامت کے دن شق ہو جائے گا۔ چونکہ یقینیُّ الْوُقوع ہے، اِس لیے بصیغۂ ماضی فرمایا گیا۔ (تفسیر بیضاوی،پ۲۷، سورۃالقمر تحت الایۃ ۱، ج۵،ص ۲٦۳) لیکن اس تاویل کو خود آگے کی آیت رَدّ فرماتی ہے۔

وَ اِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَ یَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ○

اور اگر وہ دیکھیں معجزہ کو تو اعتراض کریں گے اور کہیں گے یہ بڑا زبردست جادو ہے۔

(پ۲۷،القمر:۲)

قیامت کے دن کوئی اعتراض کرنے والا نہ ہوگا، اس دن کیونکر کوئی کہہ سکتا ہے کہ جادو ہے!

شاہ ولی اللہ نے "تفہیماتِ الٰہیہ" میں لکھا کہ "شقُّ القمر" کوئی معجزہ نہیں محض اس وجہ سے کہہ دیا جائے کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) نے خبر دی تھی، چاند شق ہو جائے گا" اور یہ (یعنی شاہ ولی اللہ صاحب کا یہ کہنا) محض غلط ہے۔

معجزہ "شقُّ القمر" کا ثبوت

"صحیح بُخاری" اور "صحیح مُسلِم" کی حدیثیں اس کو مردود (یعنی رَدّ) کر رہی ہیں۔ حدیث میں مُصَرَّح (یعنی صراحت) ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) نے اَنگُشْتِ شہادت (یعنی سیدھے ہاتھ کی انگوٹھے کے پاس والی اُنگلی) سے اشارہ فرمایا اور وہ شق ہوا اور ارشاد فرمایا "اَللّٰھُمَّ اَشْھَدْ" اے **اللہ** گواہ ہو جا۔

(صحیح مسلم، کتاب صفۃ القیامۃ......الخ،باب انشقاق القمر،الحدیث ۲۸۰۰،ص ۱۵۰٦)

اس کی (یعنی شقُّ القمر کی) اَحادیث مشہورہ ہیں اور ان سے "اجماعِ مسلمین" لاحق ہوگیا۔

کس کا کلام خطا سے محفوظ ھے؟

عرض : تو اس وجہ سے آیت میں دوسری تاویل کا اِحتمال نہ رہا؟

ارشاد : اصلاً نہ رہا اور نہ پہلے تھا۔ دوسری آیت اس تاویلِ باطل کو رَدّ کر رہی ہے مگر ہے یہ کہ "یَـاْبَـی اللہُ الْعِـصْـمَـةَ اِلَّا

لِكَلَامِهٖ وَلِكَلَامِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" (اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے علاوہ کسی کا کلام خطا سے محفوظ نہیں۔ت)

﴿پھر فرمایا﴾ انسان سے غلطی ہوتی ہے مگر رحمت ہے اس پر جس کی خطا کسی اَمرِ مُہم دینی (یعنی اہم دینی معاملے) پر زد (یعنی نقصان) نہ ڈالے، یہ بڑی رحمت ہے۔

ایسی ہی باتوں کی نسبت شیخ مُحقِّق (یعنی شیخ عبدالحق محدث دہلوی) کو "مدارج شریف" میں غُصّہ آ گیا۔ فلاسفہ کے اعتراض نقل کیے کہ وہ ایسا کہتے ہیں۔ پھر فرمایا: اُن سے کوئی تعجب نہیں "**ایں بدبخت متکلماں راچہ شدہ است**"! (ان بدبختوں کے پاس عقل کہاں ہے!!!۔ت)

فلاسفہ کے نزدیک شقّ القمر محال کیوں؟

﴿پھر فرمایا﴾ فلاسفہ کے طور پر تو شقّ القمر مُحال (یعنی ناممکن) ہے، وہ فلکیّات کو "قابلِ خَرق و اِلتِیَام" (یعنی پھٹنے اور پھر دوبارہ مِل جانے کے قابل) مانتے ہی نہیں۔ (مدارج النبوۃ،باب معجزات النبی ﷺ معجزہ شق القمر، ج۱،ص ۱۸۱)

عرض: حضور! وہ تو فلک "مُحدِّد ُالجہات" (یعنی وہ آسمان جو جہتوں (سمتوں) کی حدبندی کرنے والا ہو اس) کو قابلِ خرق و اِلتیام نہیں مانتے ہیں؟

ارشاد: دعویٰ تو ان کا تمام فلکیات کی نسبت ہے مگر دلیل ان کی سوائے "مُحدِّد ُالجہات" کے کہیں نہیں چلتی۔

عقائد کے بارے میں کیسا اِعتِقاد ہونا چاہیے؟

﴿پھر فرمایا﴾ "اِلٰہِیَّات" و "نُبُوَّات" و "مَعاد" (یعنی آخرت) کو جو میزانِ عقل (یعنی عقل کے ترازو) سے تولنا چاہے گا وہ لغزش (یعنی خطا) کرے گا۔ عقائدِ سَمْعِیَّہ[1] کے بارے میں ان نصوصِ شرعیّہ کے ہاتھ میں ایسا ہو جائے جیسے غَسّال (یعنی مُردے نہلانے والے) کے ہاتھ میں میّت، بس!"

اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ ترجمۂ کنز الایمان: ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے رب کے پاس سے ہے۔ (پ۳،اٰلِ عمران:۷)

[1]: وہ عقائد جن کا سمجھنا دلیلِ شرعی پر موقوف ہے فقط عقل سے نہیں جانے جا سکتے جیسے نبوت، عذابِ قبر، آخرت، ثواب و عقاب وغیرہ۔ (المعتمد المستند،ص ۱۰ ملخصا)